سہم صائب
فی
تحقیق الصوفیہ
مولفہ جناب حجۃ الاسلام جناب علی حائری
92

خفي عن الابصار والانظار وكيف الكشف لشهود
وظهر بحجته فاقر له بالعبودية كل معبود و
شهد له من لم يشهده بالتوحيد لا شريك
له في الملك ولا ولي له من الذل

اسلام نے استعمال اوسکا ایک جماعت اہل حرف میں ہوا غلاموں کی پسند کرتے تھے اور حمار پر سوار ہوتے تھے اور
مثل سفیان ثوری اور حسن بصری اور ابو ہاشم کوفی لباس صوف پہنتے تھے یہی وجہ تھی کہ اس فرقہ نے
کے کہ جسکا طریقہ خلاف طریقہ ائمہ معصومین تھا جب کہ لباس صوف اختیار کیا تھا اور لقب اپنا ظاہر لباس
[illegible] شیخ ہوگا بعد ازاں جب [illegible] [illegible] کے صوفی قرار دیا تھا۔ اور حسن بصری
شیطانی بعض مدعیان تشیع بھی مائل اس طریقہ کہتا ہے کہ دیکھا پہنے ہوئے تین آدمیوں کو اہل بدر سے کہ
مائلہ عن الحق کیطرف ہوئے اور اونہوں نے بھی لقب صوف نے زینت دنیا کو ترک کیا تھا اور لباس
اپنا صوفی اونہیں کی پیروی میں قرار دیا جنہوں نے صوف کا التزام کیا تھا اور بقدر سد رمق کہاتے تھے
سہروردی نے عوارف معارف میں شیخ ابو ذرعہ سے بیان کیا کہ بشدت گرسنگی سے گر گر پڑتے تھے اور نام
سے اور ابو ذرعہ نے بعد اسقاط وسائط سفیان ثوری انکا مقصود ہونا من حیث لا شقاق بھی مناسب
سے اور اوسنے مسلم سے اور مسلم نے انس بن مالک سے اسواسطے کہا جاتا ہے تصوف جبکہ جنجوئی کرے
روایت کی ہے کہ کہا اوسنے جناب رسول خدا صلعم دعوت صوف کے پہنتا ہی جسطرح کہتے ہیں تقمص جب قمیص پہنتے ہیں

اقول یہ وجہ تب ہو سکتی تہی جب التزام لباس صوف صوفیون کا حضرت کو الزام دیتا تو پیروی حماد بن [illegible] وضع

کا بنابر پیروی جناب رسولخدا کے اونہون نے کیا ہوتا ہو گر اور علامت ہو گئی اور یہ خلاف بشارت حضرت

اور یہ بوجوہ عدیدہ [illegible] مردود ہے اول [illegible] ہے اسواسطے کہ اونہون نے نظر ثوابت فرمایا

خبر حضرت کے لباس صوف پہننے کی سفیان ثوری سے [illegible] احدہما راکب حمار والاخر راکب

منقول ہے اور سوا اوسکے کسی نے اسکو نقل نہین کیا اور جمل الی یتمعوا سماعا کثیرہ حتی کہ خر عیسی زبان زد

اوسکا صوفی مشرب ہونا معلوم ہے پس روایت اوسکی خواص و عوام ہے اور یہ شعر معروف و مشہور ہے سے

کیونکر قبول ہو سکتی ہے ثانیا یہ کہ دلالت اوسکی [illegible] خر عیسی گرش بمکہ برند چون بیاید ہنوز خر باشد

جواز لباس صوف پر ہے اور اسمین گفتگو نہین [illegible] بلکہ کتا [illegible] بنابر مشہور مصداق الکاتب کالحمار کے

اسمین ہے کہ حضرت نے لباس صوف اپنا شعار گردانا ہو نہین [illegible] اذہان اس نسبت سے خالی نہین چنانچہ

تہا اور داخل وضع کر لیا تہا تو یہ روایت [illegible] حکایت ہی کہ ایک کاتب نہایت خوشنویس تہا مگر عادت

نہین ہے ثالثا یہ کہ اگر تسلیم ہی کیا جاے کہ لباس جاریہ و سیرت مستمرہ اوسکی یہ تہی کہ اصل مین اصلاح کیا

صوف

کرتا تہا ایک شخص نے بلحاظ خوشنویسی اوسکو قرآن لکہنے مقاموں پر جہاں نام خطا انکا تہا یہہ بہی مجکو بہت
کو دیا اور بکمال منت و سماجت اوس سے کہا کہ قرآنمیں خلاف معلوم ہوا کجا قرآن اور کجا اسم شیطان پس ان
آپ کہیں اصلاح نہ دیجیو گا اوسنے وعدہ کیا کہ ایسا ہی ہوگا ہر لفظ شیطان کاٹ کے اوس شخص نے
ہوگا جب وہ قرآن لکہکر لایا اونہوں نے استفسار کیا یا اپنے باپ کا نام لکہدیا یا اپکے باپ کا نام لکہدیا
کہ کہیں پر کچہہ آپنے بنایا تو نہیں اوسنے کہا کہ مینے کہیں ہی ایسا ہے کہ بعد تسلیم انکو بنا بر اسی روایت کے
کچہہ نہیں بنایا مگر جہاں غلطی صریح تہی وہاں البتہ گدہے کی سواری بہی لازم ہے اور خاصا یہہ کہ اگر حضرت
مین مجبور ہو گیا اور چار و ناچار کچہہ تغیر کرنا ہی پڑا کو التزام لباس صوف کا ہوتا تو احادیث مذمت مین
اونہوں نے کہا کہ کہاں اوسنے کہا فقط دو اسکی کیوں سوار ہوتی حالانکہ احادیث مذمت بکثرت
مقاموں پر ایک تو اوس جگہہ جہاں خر موسی صعقا ہیں مگر میں اس مختصر مین ایک روایت مشہورہ معتمد علیہا
تہا وہاں مینے خر عیسی صعقا کردیا اسواسطے کہ خر خر پر اکتفا کرتا ہوں وہ یہہ ہے کہ ای ابوذر آخر زمانہ
عیسی کا تہا حضرت موسے کا خر کہاں تہا دوسرا اون مین ایک قوم ہوگی کہ سرما اور گرما مین بہی لباس صوف

پہنچی گے اور اوسکو موجب فضیلت اپنی کا اوروں پر
جانیگے اور نیز ملائکہ آسمان و زمین لعنت کرینگے
شکل اپنی تحقیق مذہب صوفیہ مین مولانا احمد اردبیلی
نے حدیقۃ الشیعہ مین اور سر جان مالکم صاحب نے تاریخ
ایران مین لکہا ہے کہ مذاہب صوفیہ کثیر ہین لیکن
بعض نے کہا ہے کہ مذہب انکے باعتبار اصل کے چار
ہین حلولیہ اتحادیہ واصلیہ عشاقیہ اور بعض نے
بعوض واصلیہ وعشاقیہ کے وحدتیہ اور تناسخیہ کو
شمار کیا ہے اور بعض نے ان مذاہب اربعہ مذکورہ
پر دو مذہب اور اضافہ کیے ہین تلقینیہ اور
زراقیہ اور بعض نے ان چہ پر وحدتیہ بڑہایا ہے

اور بعض کے نزدیک اصل مذہب دو ہی ہین اور وحدۃ
وجود کو ایجاد جدید کیا ہے اور جناب غفران مآب اور
علیین مکان نے فرمایا ہے کہ محققین انکے قائل وحدت
وجود کے ہین یعنے وجود مطلق کو واجب تعالی جانتے ہین
اور اسکو جمیع اشیا مین ساری جانتے ہین اور اسکو وحدتیہ
ساریہ کہتے ہین چنانچہ ملا حسین میبذی شارح ہدایت
الحکمت نے کتاب فواتح شرح دیوان جناب امیر مین لکہا ہے
کہ مذہب صوفیہ یہ ہے کہ کوئی چیز خدا سے جدا نہین ہے
اور کوئی ذرہ خالی اوسکے نور سے نہین ہے ؎ در ذات
وصفات ہر کرا باشد بصیر ؛ ہر گز نبود در نظرش صورت غیر
در مشرب او یکی شود بادہ و آب ؛ در مذہب او یکے بود مسجد و دیر ؛

اور

اور قیصری نے شرح فصوص الحکم میں لکھا ہے کہ دین حقیقی
اور اسلام یقینی اور توحید ذاتی وجمعی یہی ہے کہ خالص
ہو شرک خفی وجلی سے یعنی خالی ہو مشاہدہ غیرت وجود میں
مطلقاً ظاہراً و باطناً ذہناً وخارجاً حتی کہ شاہد و مشہود
وعارف و معروف عین واحد وحقیقۃ واحدہ ہوں
جیسا کہ بعض عرفا نے کہا ہے سہ لقد کنت دھراً قبل ان
یکشف الغطا اخالک انی ذاکر لک شاکر
فلما اضاء اللیل اصبحت عارفاً بانک مذکور
وذکر و ذاکر - اور محی الدین عربی کہتا ہے سہ
ففی الخلق عین الحق ان کنت ذا عین وفی الحق
عین الخلق ان کنت ذا عقل وان کنت ذا عین و

عقل فما ترى سوى عين شخص واحد فيه بالشكل
اور اسی جگہہ سے بعض مشایخ نے کہا ہے سبحانی ما
اعظم شانی - اور منصور کہتا تہا وانا الحق وانا
اقول وانا اسمع وھل فی الدارین غیری
اگرچہ بظاہر اونہوں نے تطورات و تنزلات حقیقت عالی
کو منحصر حضرات خمسہ الہیہ میں کیا ہے اور حضرت خامسہ کا
عالم انسان کو قرار دیا ہے مگر یہہ منافی وحدہ وجود ہے
اور مقتضا اونکا یہہ ہے کہ انسان ہر کیا موقوف ہے
شی جلیل وحقیر خواہ انسان ہو خواہ کلب و خنزیر
یہہ سب مظہر تجلیات علیم وقدیر اور وجود انکا بعینہ
وجود خالق ہے نظر ہو - چنانچہ صاحب فواتح میبذی

صوفی نے لکھا ہے کہ حضرت سید شریف قدس سرہ کہتے
ہیں کہ متکلم وصوفی باہم مناظرہ کر رہے تھے کہ متکلم نے
کہا میں بیزار ہوں اوس خدا سے جو سگ و گربہ میں پایا
ہو کرے صوفی نے کہا کہ میں بیزار ہوں اوس خدا سے
جو سگ و گربہ میں ظہور نکرے اور جناب علیین مکان
نے بعض ثقات سے نقل کیا ہے کہ وہ بعض صوفیہ مسمی
بہ عبدالرحمن کے پاس گئے وہ مسجد میں چراغ روشن کیے
بیٹھا تھا اتفاقا ایک کتا آیا اور ارادہ مسجد کا کیا آن
سگ نجس نے اپنے سگوں میں جا کے مسجد میں جانے
سے منع نہ کیا یہاں تک کہ اوسکی دم سے چراغ مسجد کا گل
ہو گیا اوسوقت بکمال ولولہ معرفت اصطلاحیہ کہنے لگا

کہ سبحان اللہ اپنے گھر کا چراغ خود ہی گل کر دیا سے
این کار از تو آید و مردان چنین کنند پس عالم
میں جو ذات موجود ہے وہ حقتعالی ہے اور جو صفت
اوس میں ہے وہ صفت حقتعالی ہے اور جو کام اوس سے
صادر ہوتا ہے وہ کام حقتعالی کا ہے اسی جگہ سے
بعض فرق اسکے قائل ہوگئے ہیں کہ حضرت موسیٰ و
فرعون اور رسول خدا اور ابوجہل اور جناب امیر اور
ابن ملجم اور امام حسین شہید اور یزید یہ سب یکسان
سعید و حمید ہے **فصل دوسرے** ابطال میں اس مذہب
کے واضح ہو کہ یہ مذہب سخیف و ضعیف وجوہ عقلیہ
و نقلیہ سے باطل ہے لکن وجوہ عقلیہ پس منجملہ اونکے ایک

یہ کیا ضرور ہے کہ وجود مطلق ہی واجب ہو بلکہ کسی کی بعثت انبیا و رسل اور نصب ہدایہ و سبیل و انزال
احتمال کا کوئی مانع نہیں کہ وجود خاص واجب ہو صحف و قرآن اور تمہید شرائع و ادیان اور خلق
اور وجود مطلق عارض اوسکو اور مستند اوسکے طرف جنت و نعیم اور ایجاد نار و جحیم اور وعدہ ثواب
ہو جیسا کہ مذہب حکما کا ہے دوسرے یہ کہ جب بوعید عقاب جملہ عبث ہیں و سفہ محض ہوں
حقیقت خالق و مخلوق اور عبد و معبود اور رب نعوذ باللہ من ذلک چوتھے یہ کہ جو ادلہ
و مربوب ایک ہے اور فرق اعتباری ہے تو [illegible] بطلان کے ذکر کئے گئے وہ سب تبرعی تھے ورنہ یہ
معبود کی کوئی انتہا نہ ہوگی اور ایک خدا کے احد قول التساید بدیہی البطلان ہے کہ عقول نسوان
و صمد کے ساتھ ارباب متعدد ہوں اور ایک رب کے متعدد و قلوب بچہ و صبیان بھی قبول نہیں کرتے کہ زمین
و بے نظیر کے مقابل میں خدائیاں بے شمار تعدد و آسمان و فلک و بنی جان حیوان و انسان نباتات و شجر
پائیں گے و این ذلک من التوحید تعالیٰ برگ و ثمر اسپ و خر کلب و خنزیر سب حق تعالیٰ
یہ کہ یہ الحاد صریح اور کفر فضیح مستلزم اسکو ہے ہوں اور نجاست و خباثت اور قبح منظر و صورت

کہ بعض

انکی ذات صفات خدا سے ہوگی بلکہ انکی صفات ثابت ہوا کہ اسمین نہیں معلوم کیونکہ ظاہر کیا
غلط انکا یہہ ہی ایک فعل ہوگا افعال خدا سے بلکہ ہے اگر یہہ مصرع منسوب ہے خود کوزہ و خود کوزہ گر و
عین قول و بر حقتعالی ہو اور سبب قول اوسکی ملت ہی خود گل کوزہ - نہیں سنا تو عجب ہے اور اگر سنا اور
صفت ہو صفات خدا سے اور وجوہ نقلیہ بکثرت نظر یافت ہوئے اسمین انکا کیا قول ہے
ہین ہین ایک حدیث پر اکتفا کرتا ہون فی الکافی تو عجب ہے انتباہ لدفع الاشتباہ مخفی نرہے
ان اللہ خلو من الخلق والخلق خلو منہ کہ اگر قول بوحدۃ وجود تسلیم نہ کیا جائے تو قول
اللہ سرجان مالکم صاحب لکھتے ہین کہ انکے اوعا حقتعالی کن فیکون کی کوئی معنے مستقیم نہین ہو سکتے
تشکلات متعاقبہ اور تجلیات متتابعہ اور تطورات اسواسطے کہ اسوقت مین یہہ خطاب معدوم سے ہوگا
پے در پے سے جو ظاہر ہوتا ہے وہ اسیقدر ہے کہ اور یہہ محال ہے اور بنا بر قول وحدۃ وجود یہہ وقت
حقتعالی صورت ہر شی کی ہو جاتا ہے نہین معلوم نہیں ہو آتی اسواسطے کہ اسوقت مین یہہ خطاب اوسکی ذات
کہ مادہ مین کیا کہتے ہین اقول مورخ مذکور نے سے ہوگا اور وہی موافق اس حکم کے ہر شے بن جائیگی

بان

حل اسکا یہ ہے کہ کان کی دو قسمیں ہیں ایک کان
افعال تامہ سے ہے اور معنے اسکے وجود کے ہیں اور
یہ اسم پر تمام ہو جاتا ہے خبر کی ضرورت نہیں ہوتی
جسطرح کان المطر یعنے بارش ہوئی اور دوسرا
کان افعال ناقصہ سے ہے اور یہ موجب ربط
دو چیزوں میں ہوتا ہے پس یہ فقط اسم پر تمام
نہیں ہوتا خبر کی ضرورت رہتی ہے جیسے کان زید
قائماً یعنے تھا زید قائم پس خطاب اوسکے نفس سے
ان دونوں تقدیروں میں سے کسی تقدیر پر صحیح نہیں
ہوتا اسلئے کہ اگر کان افعال ناقصہ سے ہے پس مفاد
اس خطاب کا یہ ہوگا کہ خدا اپنی ذات سے کہے کہ ہو جا تو

بمعنی انسان یا فرس مثلاً لہذا ہمیں اول تو یہ قباحت
ہے کہ خبر یعنے دوسری چیز اس خطاب میں مذکور
نہیں تا کہ یہ کہا جائے کہ اوس وقت میں حکم اپنے نفس پر کرنے
کی کیا ضرورت ہے فقط ارادہ ہی اوسکا کافی ہے
فتامل اور اگر افعال تامہ سے لیں اور خطاب اوسکے
نفس سے ہو تو بھی صحیح نہو گا اسواسطے کہ اسوقت خطاب
وحکم موجود ہو سکا موجود کو ہو گا وہو محال اور
لازم آیگا کہ خود فاعل وخالق وموجد اپنی ہو
وہو ابطل محال اور یہ بھی لازم آیگا کہ واجب اپنے
وجوب سے خارج ہو جائے پس اصح یہ ہے کہ یہ قول بنا بر
تمثیل کے ہے سہولت کے اور اثباتی امر اور عدم تاخیر وکمال

قدرت مین جسطرح کہتے ہین فلان کام ہمارے قابو مین
ہو گیا یا بات کہتے ہین ہو گیا چنانچہ اونکے علما مین نسفی
نے تفسیر مدارک مین بیان کیا ہے کہ آیت مین کان تامہ ہے
بمعنے پیدا کرنے کے پس معنے آیت یہ ہین کہ پیدا کیا پس پیدا
ہو گیا اور یہ کنایہ ہے سرعت پیدائش او رعجلت اطاعت
سے نہ یہ کہ حقتعالی نے قول خطاب کن کا کیا ہو پس مراد
اس سے یہ ہے کہ جو کچھ خدا نے چاہا اور ارادہ کیا اوسکے ہونیکا
بمجرد ارادہ ہو گیا اور تحت وجود داخل ہو گیا بغیر عذر و تاخیر
کے اور ہمارے علما مین سے مولانا طبرسی نے تفسیر مجمع البیان مین قول
تمثیل کو اصح اقوال فرمایا ہے فصل تیسری بیان تعدد فرق
صوفیہ اور اختلاف مذہب مین اونکے بعض علما نے شیخ نجم الدین

محمد نسفی سے کہ اونکے علما سے ہے نقل کیا ہے کہ صوفیونکے
بارہ ۱۲ فرقے ہو گئے ہین گیارہ اونمین گمراہ ہین اور ایک حق
پر ہے اور مستر جان ملکم صاحب نے تاریخ ایران مین آقا
محمد علی کرمانشاہی سے نقل کیا ہے کہ انکے بیس شعبہ ہین
اور ملا احمد اردبیلی نے حدیقۃ الشیعہ مین فرمایا ہے کہ فرقے
انکے بہت ہین ہم اکیس ۲۱ فرقون کے ذکر پر اقتصار کرتے
ہین مگر اس رسالہ مین تعداد انکے فرقون کی موافق تاریخ
جان ملکم صاحب کے تحریر کی جاتی ہے اور جہان کہین اختلاف
بیان فرق مین ہوگا وہان اظہار وقوع اختلاف کیا
جائیگا مستر جان ملکم صاحب نے نقل کیا ہے کہ اول فرقہ انمین سے
دہریہ ہے دوسرے وصلیہ یہ فرقہ مدعی اتصال خدا سے

ہے حدیقۃ الشیعہ مین ہے کہ یہ فرقہ مدعی وصال خدا کا ہے
اور تکلیف صوم وصلوۃ کو ساقط جانتا ہے اور ہر شئے
حلال کہتا ہے حتی کہ شرب خمر و لواطہ و زنا سب جائز ہے
اور کہتا ہے کہ اس مذہب والے کو وطی ماں بہن سے جائز
ہے اور ابکار و نسوان و امارد اگر کسی سے ان مذہب والون
مین سے انکار مقاربت نکرے تو مہبط فیوض الہی ہوگا
اور وہ واصل باللہ مجامعت سے کسیکی انکار کرے تو وہ
واصل ہی نہین ہے اور یہ بہی کہتے ہین کہ رابعہ بصریہ اور
امثال اوسکے خدا کے ساتہ متصل نہین ہوئی مگر اسیوجہ سے کہ
اونکو انکار کسی کی مقاربت سے نہ تہا اقول اسیوجہ سے
بعض احادیث مین انکو مجوس امت کہا ہے تیسی جیسیہ ہے
دیکہا

دعوی محبت الہی کرتے ہین اور اسی سبب سے اپنے تئین
تکالیف شرعیہ سے معاف سمجہتے ہین اور صاحب حدیقۃ
الشیعہ اور کشفی نے لکہا ہے کہ حرام کو اپنے اوپر حلال جانتے
ہین اور ترک صلوۃ وصوم انکے نزدیک جائز ہے اقول
کشفی کہ علماء صوفیہ اہلسنت سے ہے وہ لکہتا ہے کہ یہ کفر
محض ہے اور یہ انہی اقوال سے نہین پہچانی جاتی بلکہ افعال
سے پہچانے جاتے ہین پس انسے حذر لازم ہے مگر حدیقۃ الشیعہ
مین نام اس فرقہ کا مجثمیہ لکہا ہے اور علاوہ اوسکی یہہ
بہی لکہا ہے کہ یہ لوگ مجانین سے محبت کرتے ہین اور
اونکے مرید ہوتے ہین اور مجنون کو مجذوب کہتے ہین جوتے ہے
وللہ یہ انکو تئین صفات الہی مین شریک جانتے ہین اور

دعوی احیاء اموات و اماتہ احیا کا کرتے ہین اور تاسیا
للواجب تعالی اپنے تئین زن و فرزند و محل و مکان
سے بے نیاز جانتے ہین اس فرقہ کو نہ نسفی نے لکہا نہ ملا
احمد اردبیلی نے ذکر کیا ہے بلکہ اسکی جگہہ پر حدیقۃ الشیعہ
مین فرقہ ولائیہ لکہا ہے کہ یہ لوگ ولایت کو نبوت
سے افضل جانتے ہین اور شیخ نجم الدین عمر نسفی نے اس
مقام پر اولیائیہ لکہا ہے اور عقیدہ انکا یہ ہے کہ جب
بندہ مرتبہ ولایت پر پہونچ جاتا ہے تو تکالیف
شرعی اوس سے ساقط ہو جاتے ہین بعد انکے مذہب
کے بیان کے نسفی نے یہ لکہا ہے کہ یہ کفر و ضلال ہے
پانچوین مشارقیہ یہ لوگ اپنے تئین افضل پیغمبر سے جانتے

ہین اسواسطے کہ بلا واسطہ مبدا اول سے ربط حاصل کرنے
مین حدیقۃ الشیعہ مین نام اس فرقہ کا مشارکیہ لکہا
ہے اور فرمایا ہے کہ یہ فرقہ اپنے تئین شریک انبیا
جانتا ہے اور اپنے نفوس کا امتیاز یہ کرتا ہے کہ انبیا
کو حکم تبلیغ احکام تہا ہمکو حکم تبلیغ کا نہین ہو بلکہ
ہمارے رائے پر چہوڑ گیا ہدایت کرین چاہین نکرین
چہٹے شمراخیہ یہ ایک شعبہ خوارج سے ہے اور کمال فسق و
فجور کیطرف منسوب ہے نسفی نے لکہا ہے کہ یہ قائل اسکے
ہین کہ جب بندہ نے خدا کو پہچانا تکلیف اوس سے ساقط ہو گئی
اور یہ فرقہ سماع دف و طبل و مزمار کیطرف بہت راغب
رہتا ہی اور کہتا ہے کہ عورتین مثل ریاحین کے ہین اور

ہین

سونگھنا ہر پہول کا جائز و مباح ہے اور یہہ قوم عبد اللہ
بن شمراخیہ کی ہے اور یہہ لوگ تمام عالم ہین لباس ورع
اہل صلاح ہین سیر کرتے ہین اور باطن ہین مفاسد عظیمہ
برپا کرتے ہین ساتوین مہابتیہ انکا عقیدہ یہہ ہی کہ اموال
و نسوان ہر ایک کی دوسرے پر حلال ہین آٹھوین ملامتیہ
یہہ حسن پر قبیح کو ترجیح دیتے ہین حدیقۃ الشیعہ مین اس فرقہ
کا نام ملامتیہ لکہا ہے اور یہہ بنابر اوسی ترجیح کے مرتکب
معاصی علانیہ ہوتے ہین بلکہ بدون ارتکاب گناہ اظہار
گناہ کرتے ہین مثلا پانی پیتے ہین اور شراب بتاتے ہین نوین
حالیہ اور یہہ رقص و وجد و سماع کو جائز جانتے ہین اور
کہتے ہین کہ یہہ حالت بی اختیاری کی ہے اور جب ہم پر یہہ

طاری

طاری ہوتی ہے تو خدا اوتر آتا ہے اور اسرار بیان کرتا ہے
یعنی خبرین غیب کی وحی دیتا ہے - اقول نہین معلوم
یہہ حتم و جزم انکو کیونکر ہو جاتا ہے حالانکہ خود کہتے ہین کہ
کشف جانب شیطان سے بہی ہوتا ہے اور یہہ بہی کہتے ہین
کہ ہم اوس حالت مین سر اپنا خدا کے سینہ پر رکہدیتے ہین
اور خدا اپنا سر ہمارے سینہ پر رکہدیتا ہے اور غلیان شوق
الہی سے وجد مین آجاتے ہین صاحب حدیقۃ الشیعہ لکہتے ہین
کہ یہہ لوگ کہتے ہین کہ تالی بجانا اور رقص کرنا بے اختیاری ہے
اور جب ہمارے اوپر غشی گانا سننے مین آجاتی ہے تو خدا
ہمارے پاس آتا ہے اور ہمارا سر اپنے زانو پر اور ہاتہ اپنا
ہمارے شانے پر رکہتا ہے اور ہم اپنے ہاتہ اوسکے شانے پر رکہتے ہین

ہین اور کہتے ہین لواطہ مردون سے اور بوسہ لینا اونکا اور
نظر اونکے چہرون پر عبادت ہے اور لڑکونکے چہرون کو مصحف
کہتے ہین اقول نسفی کہتا ہے کہ یہ طریقہ خلاف سنت رسول
ہے پس بدعت و ضلالت ہے اور زمخشری نے کشاف مین
اسکی رد مین لکہا ہے کہ جنے ذکر خدا کے ساتھ تالی بجائی اونے
خدا کو پہچانا ہے نہین دسوین حوریہ ہین اور یہ لوگ کہتے
ہین کہ اس حالت مین حور بہشت سے ہمارے پاس آتی ہے
اور ہمکو خبر غیب کی دیتی ہے صاحب حدیقۃ الشیعہ لکہتے ہین کہ
یہ لوگ یہ بہی کہتے ہین کہ ہم اوسیوقت جماع اوس حور سے کرتے
ہین اسیوجہ سے یہ لوگ اسحال کے بعد غسل جنابت کرتے ہین
اقول شیخ نجم الدین عمر نسفی نے لکہا ہے کہ ہم یہ کہتے ہین کہ

حور

حور کو کیا آئے گی شیطان آتا ہے گیارہوین واقفیہ ہین
وہ کہتے ہین کہ سوا ہمارے کوئی اسرار الٰہی پر واقف نہین
ہے اور یہ مرحلہ عقل و دلیل سے طی نہین ہو سکتا ہے
مگر مدد مرشد کامل سے اور صاحب حدیقۃ الشیعہ نے
یہ بیان کیا ہے کہ انکے نزدیک علم حجاب ہے پس جو
قصد معرفت کرے وہ ترک تحصیل علم کرے اور رجوع
طرف مرشد کامل کے کرے نسفی نے لکہا ہے کہ یہ لوگ
کہتے ہین کہ بندہ معرفت خدا مین عاجز ہے اسلیے کہ در
حقیقت یہ محال ہے اور شعر فارسی پڑہتے ہین سہ
ترا تو دانی ترا ندانند کس * ترا کہ داند ترا تو دانی بس اور
یہ ضلالت محض ہے بارہوین تسلیمیہ ہین یہ اپنے تئین تسلیم

مرشد کر دیتے ہیں اور جب خدمت انکی درجہ قبول تک
پہونچتی ہے تو مرشد سے زنجیر یا کوئی ڈورا ملتا ہی اوسکو
یہہ رشتہ تسلیم کہتے ہیں اور حدیقة الشیعہ سے یہہ ظاہر ہوتا ہے
کہ علامت وصول مقام تسلیم تک یہہ ہے کہ جب مرشد انکے
ارادہ وطی کا کرے یہہ خوشی سے منظور کریں چون وچرا
نکریں اور مرشد ابتدا میں انکے گلے میں زنجیر یا رسی
ڈالتا ہے اور نام اوسکا قلادۂ تسلیم ہے تیرہویں تلقینیہ
انکو نظریہ بھی کہتے ہیں یہہ قراۃ وتعلم کو حرام جانتے ہیں
اور کہتے ہیں کہ معرفت نہیں حاصل ہوتی مگر ارشاد مرشد سے
اور کہتے ہیں کہ جو علم ستر برس کی منقت میں بھی حاصل
نہیں ہوتا ہے وہ تلقین مرشد سے ہمکو ایک ساعت میں

حاصل

حاصل ہو جاتا ہے اور یہہ فرقہ غالبًا خرقہ پوش ہے اور کلاہ
نمد پہنتے ہیں اور گوشہ نشینی و عزلت گزینی اختیار کرتا ہے
اور صوم و ریاضت میں بسر کرنے سے بعد ازان مدعی کشف
مغیبات ہو جاتا ہے چودہوین کاملیہ یہہ وجوہ کسب کو
حرام جانتے ہیں سوائے سوال کے اکثر خرقہ پوش اور کلاہ نمدی
کی پہنتے ہیں عبادت اسکی سماع و حال و عشق نسوان و جمال
ہے عادت سوال ہے اکثر لوگون کو پریشان کرکے لیتے ہیں
نسفی نے اس فرقہ کا نام سکاسلہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہہ طریقہ
انکا خلاف سنت رسول ہے پندرہوین الہامیہ اور یہہ منکر
معاد و حشر ہیں اور تمام عمر اپنی صرف سماع و نغمات میں
کرتے ہیں نسفی نے لکھا ہے کہ یہہ لوگ اعراض قرآن سے کہتے

ہین اور اتباع کتب حکما کا کہ جو اہل بدعت و ضلالت سے
کرتے ہین اور کہتے ہین کہ قران حجاب طریق ہے اور یہہ
کفر محض ہے سولہوین نوریہ ہین یہہ لوگ کہتے ہین کہ لازم
ہے افعال انسان کو فقط بطور اشتیاق کے طرف نیکی کے
اور اعراض کے بدی سے ہوئین نہ بقصد ثواب نہ بخوف عقاب
اور صاحب حدیقۃ الشیعہ نے لکہا ہے کہ مذہب انکا یہہ ہے کہ دو
حجاب ہین ایک حجاب نوری کہ وہ اکتساب صفات حمیدہ
مثل توکل و تسلیم و مراقبہ و وجد و حال و سماع ہے دوسری
حجاب ناری اور وہ عشق و شہوات ہے اول راجح ہے اسوجہ سے
کہ اگرچہ یہہ بہی حجاب ہے مگر وہی سبب رویت حبیب ہے
اور کہتے ہین کہ جو کچہ عالم مین ہے وہ نتیجہ نور و نار ہے

اور یہہ مذہب ماخوذ دیصانیہ مجوس سے ہے سترہوین
باطنیہ یہہ لوگ محبت مجانین سے کرتے ہین اور ہر مجنون
کو مجذوب کہتے ہین اور اصحاب ثلثہ کی محبت مین غرق
رہتے ہین اٹہارہوین حریریہ یہہ مذہب انکا جواز لبس
حریر محض و لباس طلا ہے اور استماع قصص کاذبہ ہی اور
استیفاء شہوات مین استقصاء کرتے ہین آقا محمد علی
کرمانشاہی سے سرجان مالکم صاحب نے نام اس فرقہ کا
جویریہ نقل کیا ہے لیکن وجہ تسمیہ ظاہر نہین بخلاف اول کے
کہ اوسمین وجہ ظاہر ہے انیسوین عشقیہ اور حدیقۃ الشیعہ
مین عشاقیہ لکہا ہے یہہ دعوی عشق خدا کرتے ہین لیکن
خوبصورتون پر مرتے ہین اور کہتے ہین المجاز قنطرۃ الحقیقۃ

انکو انبیا سے عداوت ہے اور کہتے ہین کہ انبیا بسبب تکالیف شرعیہ
کے وصول الی الحق کے مانع ہوتے ہین پس انکو کلام انبیا
کا سننا جائز نہین ہے اور عادت انکی یہہ ہے کہ اصحاب ثلثہ
کی محبت سنیونکے سامنے اور اہلبیت کی محبت شیعونکے سامنے
ظاہر کرتے ہین بلبیسونین جمہوریہ ہین کہ اونہون نے جمع کر لیا ہے
جمیع عقائد صوفیہ کو اور انکے نزدیک ہر شے کو اچھا جاننا
واجب ہے اسواسطے کہ ہر شے ایک جز ہے اجزاء واجب تعالی سے اور
کہتے ہین کہ کفر و اسلام دونون اچھے ہین اور ابراہیم و نمرود
اور فرعون و موسے اور محمدؐ اور ابوجہل و ابن ملجم و علی و حسین
و یزید سب برگزیدہ و سعید ہے سرجان مالکم صاحب آقا محمد علی
کرمانشاہی سے نقل کرتے ہین کہ اس فرقہ کے نزدیک سگ و
خوک

خوک مثل نصاری پاک ہین اور عورتون کا بے پردہ بازارونمین
پھرنا جائز ہے اور اکثر فرق صوفیہ متاخرین کا مذہب و عقیدہ
یہی ہے ۔ اقول شاید اسیوجہ سے بعض احادیث مین صوفیہ کے
باب مین وارد ہوا ہے کہ وہ نصارے ہماری امت مین ہین ایہ
رزاقیہ اور انکو خدعیہ بھی کہتے ہین یہہ فرقہ ذنیہ لوگون سے
مکر و خدع کرکے شکم پری کرتا ہے اور عادت اونکی یہہ ہے کہ
ٹوپیان بالون کی اور لباس مجوس پہنتے ہین لیکن جب
مشایخ پر غلبہ تکبر ہوتا ہے وہ اس طریقہ کو ترک کرتے ہین
اور مرید کو اسکا حکم دیتے ہین اور رقص و غنا کے جانب کمال
رغبت کرتے ہین اور لوگون کے سامنے فضائل و مناقب
شیوخ بیان کرکے ترغیب و تحریص مرید ہونے کی کرتے ہین

فصل چوتھی تعریف کشف و اقسام و عوارض اوسکے قیصری
نے جو کچھ کہ شرح فصوص میں لکھا ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے
کہ کشف لغت میں رفع حجاب ہے چنانچہ کہا جاتا ہے کشفت
المرأة وجهها یعنے اولٹ دی نقاب اوسنے اپنے رخ
اور اصطلاح صوفیہ میں اطلاع اوس چیز پر ہے جو پس
حجاب ہے معانی غیبیہ اور امور حقیقیہ سے وجودا یا شہودا
اور کشف یا معنوی ہے یا صوری اور مراد صوری سے وہ
جو حاصل ہو حواس خمسہ کے ذریعہ سے عالم مثال میں اور
اقسام کشف صوری سے ایک یہ ہے کہ متعلق ہو حوادث
دنیا سے اسکو رہبانیت کہتے ہیں مگر سالک ایسے مکاشفات
کی طرف التفات نہیں کرتے بلکہ اسکو مکر و فریب جانتے ہیں

اسواسطے کہ وہ ہمتیں اونکی مصروف امور اخرویہ کیطرف
ہوتی ہیں اور اگر کشف متعلق امور دنیویہ سے نہیں ہے
اور متعلق ہے امور اخرویہ اور حقائق روحانیہ سے یعنے ارواح
عالیہ اور ملائکہ سماویہ و ارضیہ سے پس البتہ مطلوب و معتبر ہے
نزدیک اکثر سالکین جنکی غرض و غایت فنا فی اللہ ہے وہ قسم
اخروی کیطرف ملتفت نہیں ہوتے لیکن قسم ثانی یعنے کشف
معنوی وہ خالی و مجرد ہے صور حقائق سے اور وہ حاصل
ہوتا ہے تجلیات اسم علیم و حکیم سے مگر کشف خواہ صوری ہو خواہ
معنوی ہر سالک کو یکساں حاصل نہیں ہوتا بلکہ بحسب استعداد
اور مناسبت روح مزاج و مختلف و متفاوت ہوتا ہے اور چونکہ استعدادات
و مناسبات کثیر ہیں تو مقامات بھی اسقدر ہیں کہ ضبط اونکا

متعذر ہے مگر کشف صحیح اوسیکو ہوتا ہے جسکا مزاج روحانی
اقرب باعتدال تام ہو مانند ارواح کاملین اولیا کے پہر یہ
کشف وارد کبہی رحمانی کبہی ملکی کبہی جنی کبہی شیطانی ہوتا
ہے اور فرق انکا اگرچہ موقوف میزان سالک پر ہے مگر ہم
بعض وجوہ فرق کے طرف اشارہ کرتے ہین اور وہ یہ ہے
جو کشف سبب خیر ہو اور بعد اوسکی توجہ حق کیطرف اور رغبت
اوسکی عبادت کے جانب ہو وہ یا رحمانی ہے یا ملکی ہے اور
بالعکس شیطانی ہے اور یہ جو فرق بیان کیا جاتا ہے
جو کہ ظاہر ہو سامنے یا داہنے جانب سے غالبا وہ ملکی ہے اور جو
ظاہر پشت یا بائین جانب سے ہو اکثر وہ شیطانی ہوتا ہے
پس یہ ضابطہ عامہ اور قاعدہ کلیہ نہین ہو سکتا ہے

اسواسطیکہ

اسواسطیکہ شیطان ہر جانب سے آسکتا ہے جیساکہ قرآن شریف
مین ہے لَآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ
وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ
شَاكِرِينَ اقول اسی جگہہ سے ناقد بصیر پر مخفی نرہیگا
کہ جب انہون نے کشف کی دو قسمین کین رحمانی و
شیطانی اور میزان اوسکی اپنی عقل ناقص پر قرار دی تو ہم
انکو اس دعوی مین کہ یہ کشف رحمانی ہے کیونکر صادق ہے
مانین اور یہ علامت صحت کشف جو قیصری نے لکہی ہے
کہ بعد اوسکے رغبت اور توجہ عبادت کیطرف ہو جاتی ہے
تو وہ یا ملکی یا رحمانی ہے یہ صحیح نہین اسواسطیکہ جب
اونکو توجہ عبادت کیطرف زیادہ ہوتی ہی تو السی عبادتون

کیطرف ہوتی ہے جبکا شریعت مین پتا نہین پس اوسوقت
مین توجہ نہین ہی علامت مگر کشف شیطانی کی اور معلومات
سے ہی کہ شیطان کو ایسے حیلہ انسان کے فریب دینے کے بہت
یاد ہین چنانچہ برصیصا کو شیطان کا عابد بنیکے اور کثرت
عبادت دکھا کے فریب دینا معروف و مشہور ہے فصل پانچوین
بیان سلوک سالکین اور مراتب سلوک عارفین مین
مخفی نرہے کہ متصوفہ مدعی اسکے ہین کہ غرض ہماری مقصود طلب
مقصود حقیقی مین ہے اور اس سلوک کے چار مرتبہ قرار
دیئے ہین پس جبتک کہ سالک ان مراحل کو طی نہین کرتا
حد کمال تک نہین پہونچتا اور بدرجہ کامل اوسکو واردات
ظہورات جمال و جلال کا حاصل نہین ہوتا او جب ان
مقامات

مقامات سے گذر جاتا ہے طالب و مطلوب یک ہو جاتا ہے
تو جسم چھوٹ جاتا ہے اور یہ خدا سے مل جاتا ہی پس مرتبہ
اولی مرتبہ ناسوت ہے کہ اس مرتبہ مین سالک جامہ
بشریت مین رہتا ہے لہذا اسوقت تک اوسکو رعایت
و پابندی ظاہر شریعت کی لازم رہتی ہے اسواسطیکہ
ہنوز اوسکو استعداد فہم مطالب عالیہ کی نہین ہوئی کہین
ایسا نہو کہ اعراض خلاف شریعت موجب اوسکے اغوا کا
ہو جائے مرتبہ ثانیہ جبروت ہے اور اسکو طریقت بہی کہتے
ہین اور یہ اول دخول طریق تصوف مین ہے اور اس مرتبہ
مین مرید کو پابندی سے احکام شرعیہ کے معاف کر دیتے
ہین اور اوسکو اوسکے اختیار پر چہوڑ دیتے ہین اسواسطیکہ

مطلوب اوس سے احوال روحانیہ ہین نہ افعال جسمانیہ پس مرید
مین جسوقت تک زہد تمام و صلاحیت کامل اور ثبات قدم
نہایت درجہ کا نہین ہوتا اوسوقت تک اس مرحلہ کو طی
نہین کرسکتا اوسوقت اوسکو توجہ تام مرشد کیطرف اور اوسکی
پیروی اقوال و افعال مین چاہیے پس جب اس وادی کو طی
کرچکتا ہے مقام ثالث مین داخل ہوتا ہے اور مصداق
عارف باللہ کا ہوتا ہے اور ایک خزانہ اسرار الہی سے اوسپر
کہل جاتا ہے اور جو کچہ کہتا ہے الہام غیبی و شہادت لاریبی
سے کہتا ہے اور اس مقام مین عارف حکم مین فرشتون کے
ہوتا ہے مقام رابع نہایت رفیع و بلند ہے وہ مقام کشف
حقیقت و مقام وصل و مقام جمع الجمع ہی اس درجہ مین

محبت

محبت ہوجاتا ہے اور طالب و مطلوب ایک ہوجاتے ہین
اسیوقت مین ہر بن مو سے نعرہ ہو سکتا ہے اور ہر آن مین
آواز انا اللہ پیدا ہوتی ہے چنانچہ سرجان مالکم صاحب نے اپنی
تاریخ مین نقل کیا ہے کہ یہ منصور حلاج کو واصل جانتے ہین
اور مشہور ہے کہ اوسنے انا الحق کہا تہا مگر ظاہر اس قول آمیز کی
تاویلات کرتے ہین پہر اوسی تاریخ مین بعد چند سطور کے لکہا
ہے کہ متصوفہ جمیع اشیا کو مظاہر تجلیات و تنزلات شئونات
حقتعالی جانتے ہین پس اماردہ تو مظہر جمال اور نماردہ کو مصدر
جلال سمجہتے ہین چنانچہ سہل بن عبداللہ تستری کہتا ہی کہ سر روح
اوسوقت ظاہر ہوا جب فرعون نے دعوی خدائی کا کیا اور
شیخ محی الدین کہتا ہے کہ لشکر فرعون غرق دریای علم ہوا نہ غرق

کفر

دریای خطا اور یہ جملہ ہر بات خلاف نصوص آیات ہیں

فصل چہٹی بیعت و اعطای خرقہ میں واضح ہو کہ بیعت
لغت میں یا مطلق اطاعت ہے جیسا کہ ظاہر مصباح منیر سے
یا مطلق معاہدہ جیسا کہ مجمع البحرین سے معلوم ہوتا ہی اور
صاحب شفاء الصدور نے اسکا دعوے کیا ہے کہ مہرہ فن اور
ائمہ صناعت کا اتفاق اسپر ہے کہ ہاتھ میں ہاتھ دینا بیعت
میں لازم ہے اور موید اسکے یہ ہے کہ تفسیر زاہدی آیہ اذ
یبایعونک تحت الشجرۃ کے بیان میں ترجمہ بیعت کا
دست دادن سے کیا ہے اور عوارف المعارف سہروردی میں
ہے کہ اسیطرح اعطاء خرقہ ہی کہ ایک علامت ارتباط درمیان
شیخ مرشد اور مرید کے ہے اور تحکیم ہے جانب مرید سے واسطے

شیخ کے نفسہ اور تحکیم واسطے مصالح دنیا کے شائع ہے
شریعت میں پس کسیکو نکر کوئی ناجائز کہہ سکتا ہی خرقہ پوشی
کو واسطے طالب صادق فی الطلب کے کہ قصد کرے تحکیم شیخ کا
بسبب اپنے حسن ظن کے واسطے مصالح دینیہ تاکہ شیخ اوسکو ہدایت
وارشاد کرے اور بتاوے طریقہ مواجید کو اور دکھاوے اوسکو
اون چیزون کو جو نفس سے فوت ہو گئی ہیں اور فساد اعمال
کو پس لبس خرقہ علامت ہے تفویض امر و تسلیم و انقیاد
کے اور داخل ہونے کے حکم شیخ و حکم خدا و رسول میں اور زندہ
کرنا ہے طریقہ بیعت رسول خدا کا چنانچہ خبر دی ہمکو ابو زرعہ
نے باسناد خود عبادہ ابن صامت سے کہا اونے کہ روایت
کی ہے میرے والد نے اپنے والد سے کہ کہا اونے ہمنے بیعت کی

رسول خدا سے اور اونکی سماعت و اطاعت امر کے عمر و ابوبکر
کے واسطے ہین اور یہ کہ نہ قطع کرینگے کسی امر مین اونکے
لائق و اہل و محق ہے اور سوا حق و صدق کے کوئی
بات نہ کہینگے ہم کسی جگہ اور نہ خوف کرینگے خدا
کی راہ مین کسی کے برا کہنے کا پس جو فرق ہین معنی بیعت کے
ہین بعد ازان کہا کہ بس خرقہ جملہ تحفات کا سوا [illegible]
کہ کہا ہے ابو ذرعہ نے باسناد خود ام خالد سے کہ کہا اونے
کہ جناب رسالتماب چند پارچہ لائے کہ اونمین خمیصہ سیاہ
خورد تھا اور فرمایا تم جانتے ہو کہ مین کسکو یہ پہناونگا
پس کسی نے جواب نہ دیا حضرت نے فرمایا کہ ام خالد کو لاؤ پس
مین حاضر ہوئی مجکو وہ اپنے ہاتھ سے پہنایا اور دو مرتبہ فرمایا

ابلی و اخلقی اور دیکھنے لگے اون نقشونکی طرف جو اوسمین
زرد و سرخ تھے اور فرمانے لگے ای ام خالد یہ سنا اور سنا
حبشہ مین خوب کو کہتے ہین اور اسمین کوئی شک نہین کہ خرقہ
اس طریقہ خاص سے جو کہ معمول بہ شیوخ و طریقت کا ہے
اس زمانہ مین ہے پیغمبر خدا کے وقت مین نہ تھا یہ خاص بیان
نہین ہے اور حدیث مین اوسیقدر ہے جسقدر کہ ہمنے بیان کیا
اقول جواب اسکا اولا یہ ہے کہ جبکہ خود تمنے اعتراف کیا کہ یہ
طریقہ رسول اور ائمہ ہدی کا نہ تھا تو یہ سوا بدعت کے اور کیا
ہو سکتا ہے اسواسطے کہ معنے بدعت کے یہی ہین و کل بدعة
حرام - اور ثانیا یہ کہ اگر اس طریقہ خاص کو شعار رجحان
ہوتا تو جناب رسولخدا اور ائمہ ہدی کیون ترک کرتے

اور ثالثاً یہ کہ لبس خرقہ فی المعنے بیعت ہے تو ضرور جو حکم
بیعت کا ہے وہی حکم اسپر بھی جاری ہوگا اور بیعت
زمانہ غیبت مین ناجائز و حرام ہے اسواسطے کہ امام جعفر صادق
علیہ السلام نے خطاب کرکے مفضل بن عمر سے فرمایا ای مفضل
بن عمر بیعت قبل ظہور قائم کے بیعت کفر و نفاق و مکر و خدیعت
ہے خدا لعنت کرے بیعت لینے والے اور بیعت کرنیوالے
دونون پر فصل ساتوین بیان مین اس امر کے کہ یہ مذہب
اہل اسلام یا قدماء ملحدین کا ہے سر جان مالکم صاحب نے اپنی
تاریخ مین نقل کیا ہے کہ عقیدہ حلول و اتحاد ماخوذ فرقہ
جرمانیہ سے ہے اور جرمانیہ نے صابئین سے اخذ کیا تھا اور
مذہب حلولیہ مذہب نصاریٰ سے قریب تر ہے اسواسطے کہ وہ

قائل

قائل اسکے ہین کہ روح حقتعالی رحم مین حضرت مریم کے اوتر
آئی اور حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے اور وحدتیہ کہ جو قائل توحید
وجود ہین یہہ پیرو و تابع فلاسفہ یونان کے ہین خصوصاً
افلاطون کے اسواسطے کہ وہ یہہ کہتا تھا کہ خدا نے انکو اپنے نفس
سے پیدا کیا پس ہر چیز خالق ہے یہی مخلوق ہی ہے اور یہہ
دوسری مقام پر سر جان مالکم صاحب نے لکہا ہے کہ اس کتاب مختصر مین
گنجائش اسقدر نہین کہ مطابقت انکی مذہب کی مذہب منسوب
اور بعض فلاسفہ قدیم سے کیجائے مگر اسقدر ضرور ہے کہ اعاظم
صوفیہ کو اکثر اقوال ارسطو و افلاطون سے کمال ہے اور انکی
کتب معروفہ مین استشہاد اقوال افلاطون بیشتر ہے
اور اگر شرح حال فیثاغورث کیجاوے بعینہ حال و عقائد اولیاء

صوفیہ ہوگی اور اگر افسانہ دخول فنا غور ث اسرار
الوہیت ہین اور استغراق اوسکا اسرار ربوبیہ ہین
اور میلان طبیعت اوسکا موسیقی کے جانب اور اہتمام تعلیم
موسیقی ہین مریدونکے ذکر کیا جاوے تو بدون کم و کاست
حال اعاظم صوفیہ پایا جاویگا اور مسلمانون مین بسبب اشتہار
اس مذہب کا یہہ ہوا کہ جب نوبت خلافت کی مامون
رشید تک پہونچی اوس ملعون کو یہہ فکر ہوئی کہ کسیطرح
یہہ لغزشین جناب امام رضا علیہ السلام کی کسی حیلہ سے نکالے
تو اوسنے کتب فلاسفہ کو منگوایا اور اونکو رواج دیا اور
دنیا دار اون کتابونکے مطالعہ پر اسطرح گرے جسطرح پروانے
شمع پر گرتے ہین پس کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کو ترک کیا اور

مذہب فلاسفہ کو اختیار کیا اور مامون رشید کو کہ دشمن
خاندان رسالت تہا خوشنود و خورسند کیا خطاب ظاہر باطن
قرار دیا — خاتمہ در ذکر احادیث مذمت صوفیہ مین مخفی
نہ ہے کہ احادیث اس قبیل کے بکثرت ہین مگر یہان بلحاظ
اختصار بعض احادیث پر اکتفا کی جاتی ہے اول یہہ کہ
فرمایا جناب رسولخدا صلعم نے کہ قبل قیامت ایک قوم میری امت مین
ہوگی کہ نام اوسکا صوفیہ ہوگا اور وہ درحقیقت میری امت
سے نہین ہے بلکہ وہ منجملہ یہودیون کے ہے اور بدتر کفار سے
ہے اور سب اہل جہنم سے ہین دوسرے یہہ کہ بزنطی نے حدیث
صحیح مین امام رضا ع سے نقل کیا ہے کہ فرمایا حضرت نے جسکے
سامنے ذکر صوفیہ ہو اور وہ اونسے تبرا قلباً و لساناً نکرے

وہ ہم مین سے نہین ہے اور جسنے تبرا اونسے کیا گویا
اوسنے جہاد کیا جلو مین رسول خدا ص کی کفار سے اور یہ بہی حدیث
صحیح مین ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی
خدمت مین عرض کیا کہ اس زمانہ مین ایک قوم ظاہر ہوی
ہے اوسکو صوفیہ کہتے ہین پس اونکے باب مین کیا ارشاد
ہے فرمایا کہ وہ ہمارے اعدا ہین پس جو اونکی طرف مائل ہوگا
وہ اونہین سے ہے اور اونہین کے ساتہ محشور ہوگا اور عنقریب
بعض اقوام ایسے پیدا ہونگے کہ وہ دعوی ہماری محبت کا کرینگے
اور مائل صوفیہ کیطرف ہونگے اور اونسے تشبہ کرینگے اور اپنا لقب
وہ قرار دینگے جو اونکا لقب ہے آگاہ ہو کہ جو مائل ہو اونکی
طرف پس وہ ہم مین سے نہین ہے اور ہم اونسے بری ہین اور جو

جو رد و انکار اونسے کرے اونسے گویا جہاد کیا سامنے رسول خدا ص
کے اور امام حسن عسکری ع سے منقول ہے کہ اون جناب نے
ابو ہاشم جعفری سے خطاب کرکے کہا اے ابو ہاشم عنقریب
ایک زمانہ ایسا آتا ہے کہ چہرے لوگون کے بشاش ہونگے اور قلوب
سرد سنت اونمین بدعت ہوگی اور بدعت اونمین سنت
ہوگی مومن اونمین ذلیل و حقیر اور فاسق اونمین معزز و
باوقار حکام اونکے ظالم و جابر علما اونکے ابواب ظلمت مین
راہ لینگے اغنیا اونکے زاد فقرا کو سرقہ کرینگے صغیر اونکے کبیر
پر تقدم کرینگے ہر جاہل عالم خبیر اور بخیل درویش و فقیر ہوگا
نہ فرق کرینگے مخلص و مریب مین اور نہ تمیز کرینگے گوسفند
کو ذئب سے علما اونکے اشر خلق ہونگے زمین پر سوا اسکے کہ وہ

مائل ہونگے طرف فلسفہ وتصوف کے قسم ہے خدا کی وہ جادہ
حق سے عدول وانحراف کرینگے اور زیادتی کرینگے محبت میں
ہمارے مخالفین کی اور ہمارے شیعہ وموالی کو گمراہ کرینگے
پس اگر اونکو منصب ملجایگا تو رشوت سے سیر نہونگے اور اگر
معزول کیے جاوینگے تو عبادت لوگونکے دکہانے کو کرینگے آگاہ ہو کہ وہ
قطاع طریق مومنین ہیں اور دعوت کرنیوالے ہیں طرف
ملحدین کے پس جسکو وہ ملجائیں وہ اونسے خوف کرے اور اپنا دین
وایمان بچائے بعد اسکے فرمایا ای ابو ہاشم یہہ بیان کیا ہے
مجہسے میرے جد بزرگوار نے اپنے آباء کرام سے اور اونہوں نے امام
جعفر صادق سے اور یہہ ہمارے اسرار میں سے ہے نااہلوں سے مخفی رکہنا
اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے حال ابو ہاشم کوفی میں منقول ہے

کہ وہ

کہ وہ فاسد العقیدہ تہا اور اوسنے یہہ مذہب ایجاد کیا تہا جسکو
تصوف کہتے ہیں اور گردانا تہا اسے اپنے مذہب کو مقر اپنے
عقیدہ خبیثہ کا اور پیرو اسکے گروہ کثیر ملاحدہ کے اور محمد بن
حسین بن ابی الخطاب سے منقول ہے کہ کہا اوسنے میں امام ہادی
علی بن محمد کے ساتہہ مسجد میں تہا کہ ایک جماعت حضرت کے
اصحاب کی آئی اونمیں ابو ہاشم جعفری بہی تہے اور یہہ ایک مرد
فصیح وبلیغ تہے اور انکی منزلت حضرت کی بہی نظر میں بہت
تہی بعد ازاں ایک گروہ صوفیوں کا داخل مسجد ہوا اور وہ
ایک جانب حلقہ باندہ کر بیٹہے اور تہلیل کرنا شروع کی یعنے
لا الہ الا اللہ کہنا شروع کیا حضرت نے اپنے اصحاب
سے فرمایا التفات ان مکاروں کیطرف نہ کرو یہہ سب

خلفای شیاطین اور مخرب قواعد دین ہین زاید بنتی ہین
واسطے راحت ہونچانیکے نماز شب پڑہتے ہین عوام کو
دام ہین پہانسنے کیواسطے ہوکے رہتے ہین ایک
مدت تک تاکہ اون بے عقلون کو جو حمار سے کم نہین ہین
تابع اپنا کرین اور تسبیح و تقدیس نہین کرتے مگر گانے
بجانے کو اور مطلوب حمقا کے مائل کرنے کو لوگون کے محبت
کلام کرتے ہین اور در حقیقت اونکو چاہ ضلالت مین
گراتے ہین اور ورد اونکے رقص و تال ہین اور اذکار
اونکی نغمہ و غنا ہے پس متابعت انکی نکرینگے مگر سفہا
اور انکا اعتقاد نہ لاوینگے مگر حمقا پس جو شخص کہ انمین سے
ایک کی بہی زیارت کو جاویگا خواہ زندہ کی خواہ مردہ کی

گویا

گویا زیارت شیطان اور عبادت اوثان کو گیا اور جو
انمین سے ایک کی بہی اعانت کی اوسنے گویا اعانت کی
یزید ابن معویہ اور ابو سفیان کی پس عرض کیا ایک شخص
نے اصحاب مین سے کہ اگرچہ انمین سے کوئی معترف اپکے حق
کا بہی ہو پس حضرت نے اوسکی طرف نگاہ غضب و کیا
اور فرمایا اسکو جانے دو جو شخص ہمارے حقوق کا اعتراف
کریگا وہ ہمارے عقوق مین قدم نہ رکہیگا آیا نہین جانتا
تو کہ وہ بدترین طوائف صوفیہ ہین حالانکہ صوفیہ کل
ہمارے مخالف ہین اور طریقہ اونکا مغائر ہمارے طریقہ کے
ہے اور نہین ہین وہ مگر نصاری و مجوس اس امت کے پس یہہ
وہ لوگ ہین کہ جو کد و کوشش کرتے ہین اطفاء نور خدا

ین - والله متم نوره ولو کره الکافرون

هذا ما جرى على يد القلم

بالارتجال مع كثرة الاشغال

وتوزع البال والحمد لله المتعال

على كل حال

تمت تمام شد

حرره الآثم السید ابو القاسم عرف سید مولا ابن سید احمد مرحوم بتاریخ

هفتدهم ماه شوال المکرم سه شنبه سنه ۱۳۱۹ هجری مطابق تاریخ

بیست و ششم جنوری سنه ۱۹۰۲ع بعون و مدد خلاق جهان

اختتام شد